سبطِ رسولِ اعظم مظلوم بے نوا ہے

سبطِ رسولِ اعظم مظلوم بے نوا ہے
دو لاکھ دشمنوں میں تنہا گِھرا ہوا ہے

اے انقلابِ دوراں کیسی ہے یہ قیامت
کوثر لٹانے والا بے آب مر رہا ہے

یہ جذبۂ شہادت یہ موت کی تمنّا
جو زخم ہے بدن پر وہ مسکرا رہا ہے

اے آسماں اُٹھالے جلتی ہوئی زمیں سے
یہ عرش کا ہے تارا جو خاک پر پڑا ہے

زینب کے نو نہالوں لاکھوں سلام تم پر
پروانے بن کے تم نے مرنا سکھا دیا ہے

ایسی بھی کیا ہے جلدی اے موت کچھ ٹھہر جا
بیٹے کی جاں کُنی کو ایک باپ دیکھتا ہے

اللہ شہ کو زورِ خیبر کشائی دے دے

اکبر کے دل سے برچھی پیری میں کھینچنا ہے

منکا ڈھلا جو دیکھا بولی رباب رو کر

قربان جاؤں اصغر یہ بھی کوئی ادا ہے

چھ ماہ کے بھی بچّے قربان ہو رہے ہیں

اللہ دینِ حق پر کیا وقت آں پڑا ہے

ساحل پہ کون آ کر پیاسا پلٹ گیا ہے

غیرت سے پانی پانی دریا جو ہو رہا ہے

اے صبر تھام لینا اے ضبط ساتھ دینا

باچھوں میں خونِ اصغر بانو کو دیکھنا ہے

*****